

## 128166-شادی کلیئے جمع شدہ رقم کی زکاۃ ادا نہ کرنے والے کا حکم

سوال

سوال: میں عرصہ سات سال سے شادی کلیئے رقم جمع کر رہا ہوں، الحمد للہ، میری شادی ہو گئی ہے، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اس رقم کی زکاۃ ادا نہیں کی، کیونکہ میں یہ سمجھتا رہا کہ جس رقم کو شادی کلیئے جمع کیا جائے اس پر زکاۃ نہیں ہوتی، تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے، اور اس وقت شادی کلیئے جمع شدہ رقم ختم ہو چکی ہے۔

پسندیدہ جواب

اول:

کسی بھی مسلمان کے پاس نصاب کے برابر مال جمع ہو جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو سال مکمل ہونے کے فوری بعد اس کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے، چنانچہ اگر کسی کے پاس زکاۃ ادا کرنے کی استطاعت بھی تھی، اور اس کے باوجود اس نے تاخیر کی تو اس تاخیر کی وجہ سے گناہ گار ہو گا۔

چنانچہ نووی رحمہ اللہ "المجموع" (5/308) میں کہتے ہیں:

"جب زکاۃ واجب ہو جائے اور زکاۃ ادا کرنے کی استطاعت بھی ہو تو اسے فوری طور پر ادا کرنا واجب ہے، اور تاخیر کرنے کی صورت میں مالک، احمد، اور جسور علمائے کرام کے ہاں گناہ گار ہو گا" انتہی

اور ہر ایسے مال میں زکاۃ واجب ہے جو نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر چکا ہو، چاہے یہ مال شادی کلیئے یا مکان وغیرہ۔۔۔ کلیئے جمع کیا گیا ہو۔

اس مسئلہ کی مکمل وضاحت پہلے سوال نمبر: (41805) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے "نور علی الدرب" میں استفسار کیا گیا:

"میں صاحب ملازمت نوجوان ہوں، میری محدود آمدن ہے، اس آمدن کا کچھ حصہ اپنی ضروریات کلیئے صرف کرتا ہوں، اور باقی بینک میں جمع کر لیتا ہوں، تاکہ مناسب رقم جمع ہونے پر شادی کلیئے مکان تعمیر کر سکوں، اور اب تک میرے پاس 55 ہزار ریال جمع ہو چکے ہیں۔۔۔ تو سوال یہ ہے کہ: کیا مجھے ان تین سالوں کی زکاۃ ادا کرنا ہو گی؟ کیونکہ میں نے سنابے کہ جو شخص شادی کلیئے یا مکان کی تعمیر کلیئے مال جمع کر رہا ہے تو اس پر کوئی زکاۃ نہیں ہے۔"

تو انہوں نے جواب دیا:

"یہ بات غلط ہے، صحیح یہ ہے کہ اس پر بھی زکاۃ ہو گی، چاہے شادی کلیئے مال جمع کرے یا رہائشی مکان کی تعمیر کلیئے یا قرض چکانے کلیئے، کیونکہ مجموعی مال پر زکاۃ اسی وقت لگو ہو جائے گی۔ جب اس پر سال گزر جائے گا، چنانچہ اگر آپ نے اپنی تختہ، فروخت شدہ زمین کی قیمت، اور بینک اکاؤنٹ میں موجود رقم یا کمیں اور محفوظ شدہ رقم کو کسی بھی مقصد کلیئے رکھا ہے تو سال گزر نے پر زکاۃ ادا کرنا واجب ہو گا، چاہے یہ مقصد مکان کی تعمیر، زمین کی خریداری، یا شادی وغیرہ کی شکل میں ہو، اور زکاۃ ادا کرتے وقت سارے مال کو جمع کر کے زکاۃ ادا کی جائے گی۔۔۔" انتہی

<http://www.binbaz.org.sa/mat/13601>

اسی طرح شیخ صالح فوزان حنفیہ اللہ سے حج کیلئے کسی اسلامی بیک میں جمع شدہ رقم پر زکاۃ سے متعلق استفسار کیا گیا کہ اس پر زکاۃ ہے یا نہیں؟  
تو انہوں نے جواب دیا:

"اگر مال خود نصاب کو پہنچ جائے یا کسی دوسری چیز کو ملانے سے نصاب مکمل ہوتا ہو، اور اس پر سال بھی گزربانے تو اس پر زکاۃ واجب ہوگی، چاہے جمع شدہ مال حج کیلئے ہو یا دیگر ضروریات کیلئے ہو؛ کیونکہ نقدی، سامان تجارت، یا چرنے والے جانور کی صورت میں کوئی بھی مال ایک سال مالک کی ملکیت میں گزاردے تو ہر سال پورا ہونے پر زکاۃ ادا کرنا واجب ہوگا" انتہی  
"المنتقی من فتاویٰ الفوزان"

مذکورہ بالاوضاحت کے بعد آپ کیلئے ان گزشتہ سالوں کی زکاۃ ادا کرنا واجب ہے جن میں آپ کے پاس نصاب کے برابر مال تھا، اور آپ نے اس کی زکاۃ ادا نہیں کی، اگر بالفرض آپ کے پاس ابھی رقم نہیں ہے تو یہ زکاۃ آپ کے ذمہ قرض رہے گی، چنانچہ جس وقت بھی آپ کے پاس زکاۃ کیلئے رقم ہو تو آپ زکاۃ ادا کریں گے، اس کیلئے آپ واجب زکاۃ کی رقم اپنے پاس لکھ کر رکھ لیں، اور جس قدر زکاۃ کا مال ادا کریں تو اسے بھی اپنی پاس لکھتے جائیں، تاکہ آپ کو ادا شدہ اور باقی ماندہ زکاۃ کے بارے میں مکمل علم ہو۔

نوعی رحمہ اللہ "مجموع (5/310)" میں لکھتے ہیں:  
"اگر مال پر کسی سال گزربانی اور ان میں زکاۃ ادا نہ کی گئی ہو تو سارے مال پر زکاۃ ادا کرنا لازم ہو گا چاہے اسے زکاۃ فرض ہونے کا علم ہو یا نہ ہو۔۔۔" انتہی

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:  
"میں دس سال تک پیسے جمع کرتا رہا پھر میں نے اسی رقم سے شادی کی اور گاڑی خریدی، لیکن اس تمام عرصے کے دوران میں نے زکاۃ بالکل بھی ادا نہیں کی، تو اب اس کا کیا حکم ہے؟"  
تو انہوں نے جواب دیا:

"چچ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر شادی یا مکان کیلئے پیسے جمع کر رہا ہے تو اس پر زکاۃ نہیں ہے، یہ بات صحیح نہیں ہے، چنانچہ مال پر زکاۃ واجب ہوگی، چاہے ضروریات، شادی، یا مکان کیلئے ہو۔  
سائل کو ہم یہ بھی لکھتے ہیں: سابقہ سالوں میں موجود رقم کا حساب لگا کر اس کی زکاۃ ادا کریں۔

و یہ ہر انسان کو اہل علم سے مسائل دریافت کرنے میں تاخیر نہیں کرنی پا جائیے، چنانچہ اتنے سالوں تک اہل علم سے استفسار نہ کرنا سستی اور کامیابی ہے" انتہی  
"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (18/302)

وائی کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:  
"اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر مال ہو، اور کسی سال تک زکاۃ کی ادائیگی میں تاخیر کر دے تو کیا سابقہ سالوں کی زکاۃ ادا کرنا جائز ہے؟ اور اگر سابقہ سالوں میں موجود مال کی مقدار کا اندازہ لگانا مشکل ہو تو پھر کیا طریقہ اپنائے؟"  
تو انہوں نے جواب دیا:

"1- جس پر زکاۃ واجب ہو اور کسی شرعی عذر کے بغیر مونخر کر دے تو اسے گناہ ہو گا؛ کیونکہ کتاب و سنت میں زکاۃ وقت پر ادا کرنا واجب ہے۔

2- جس پر زکاۃ ادا کرنا واجب ہو، اور مقررہ وقت پر زکاۃ ادا نہ کرے تو بعد میں بھی اس پر زکاۃ ادا کرنا واجب ہے، چاہے زکاۃ کی ادائیگی میں تاخیر متعدد سالوں تک ہی کیوں نہ ہو جائے، چنانچہ گزشتہ جتنے بھی سالوں کی زکاۃ ادا کی جائے گی، اور اس کیلئے یقینی مال کی مقدار علم نہ ہو تو غالب گمان کے مطابق مال کی مقدار کا حساب لگا کر سب سالوں کی

زکاۃ ادا کر دی جائے گی، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے : (فَإِنْفَثُوا اللَّهَ نَا سُطْنَمْ) اپنی استطاعت کے مطابق تقوی الہی اختیار کرو [الٹابن: 16] "انتی فتاویٰ "اللہی الدائمة" (9/395)

واللہ اعلم.